وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ

اللہ

كُلُّ مَا فِي الْكَوْنِ وَهْمٌ أَوْ خَيَالٌ ۔ أَوْ عُكُوسٌ فِي مَرَايَا أَوْ ظِلَالٌ

سنو آتی ہے ہر طرف سے صدا ۔ کہ باطل ہے ہر چیز حق کے سوا

خزینۂ معرفت

المسمّٰی بہ

تذکرہ عاشقِ ربّانی شیرِ یزدانی رحمۃ اللہ

مؤلفہ

صوفی محمد ابراہیم قصوری

پروگریسو بکس

۴۰-بی اردو بازار ○ لاہور

وصلی علیٰ حبیبہ الکریم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

خزینۂ معرفت

المسمّٰی بہ

تذکرۂ عاشقِ ربّانی شیر یزدانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر زبردست اسکی سطوت کے مقابل زیر ہے
یہ کوئی شاید محمدﷺ کا بہادر شیر ہے

سوانح حیات پاکیزہ حالات قدوۃ الواصلین شمس العاشقین عارف اکمل عالمِ باعمل مجمعہ ہدایت چشمۂ ولایت غوث ربانی جنید زمانی شیر یزدانی محی الملت والدین حضرت مولینا مولوی قبلہ وکعبہ میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری اعلی اللہ مقامہٗ قدس سرہٗ العزیز

مؤلفہ

عالمِ لدنی واقفِ حقیقت ماہرِ طریقت یارِ غار حضرت مولینا ومرشدنا قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ حضرت مولینا صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی مدظلہ العالی سلمہ اللہ تعالیٰ

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

120 روپے

جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ مختصر سا حال درج کرتا ہوں۔ شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی کا بیان ہے۔ کہ مجھ سے ایک دفعہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ لوگ مجھے مجنون بتاتے تھے۔ اور میں جنگلوں اور بیابانوں میں نکل جاتا۔ اور برہنہ جسم ہو کر کانٹوں پر لوٹتا۔ شور و غوغا کرتا۔ تمام بدن سے خون جاری ہو جاتا لوگ مجھے شفاخانے میں لے جاتے۔ مگر وہاں میری حالت اور بھی ابتر ہو جاتی۔ یہاں تک کہ مجھ میں اور مُردہ میں کوئی تمیز نہ رہتی۔ لوگ کفن لے آتے۔ اور غسال کو بلوا کر مجھے نہلانے کے تختہ پر رکھ دیتے۔ مگر معاً میری حالت درست ہو جاتی۔

(مولف) ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میاں غلام محمدؐ صاحب کتار یہ شرقپوری حضرت قبلہ میاں صاحب رح کے ہمراہ قصور آئے۔ اس نے مسجد کے حجرہ میں ایک غزل دیوان ضامن کی پڑھی ؎

میں ہوں مسجو د ملایک بشکل آدم نورِ احمدؐ سے بنا ہوں تن تنہا یا ہو

اسوقت آپ دیوار کے ساتھ کمر لگائے تشریف فرما تھے۔ دیوار کے ساتھ ہی لپیٹے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ اور عالم حیرت میں بہت دیر رہے۔

(مولف) ایک روز آپ نے فرمایا۔ چونیاں چلو گے؟ بندہ نے عرض کی بسر وچشم۔ رات کی گاڑی سے چھانگا مانگا جا اترے۔ گرمی کا موسم تھا۔ ذخیرہ قریب تھا۔ مچھر نے بہت تنگ کیا۔ صبح پیدل چلکر چونیاں پہنچے۔ وہاں پہنچتے ہی میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی طبیعت پر ایک قسم کا جوش اور گھبراہٹ پیدا ہو گئی۔ بڑے زور سے فرمایا۔ کہ ہم یہاں کیوں آرہے ہیں۔ ہم کون ہیں۔ کیا بن کر آئے ہیں۔ چلو پیچھے ہٹیں۔ بندہ یہ سن کر حیران ہوا۔ کہ ایک تو رات بھر جاگے ہوئے۔ دوسرا آٹھ کوس منزل کی ہوئی تھی۔ آخر مجبوری آپ کے ساتھ ہولیا۔ اور شہر کے باہر ایک بڑی لکڑی گیلی پڑی ہوئی تھی۔ بندہ اس پر بیٹھ گیا۔ مجھے دیکھ کر آپ بھی بیٹھ گئے۔ آنکھیں سرخ اور طبیعت پر بیقراری ظاہر ہو رہی تھی۔ خدا کی حکمت کیا دیکھتا ہوں۔ کہ آپ کے چچا محمد عاشق صاحب جو وہاں کے قانونگو تھے۔ آنکلے۔ ہمیں دیکھکر فرمایا کہ ہیں تم کہاں؟ پھر دونوں کو ہمراہ لے لیا۔ مولوی فضل حق صاحب اس زمانہ چونیاں میں نائب تحصیلدار تھے۔ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مخلصین یاروں میں سے تھے۔ انہیں کے مکان پر آپ تین چار یوم ٹھہرے۔ مولوی صاحب نہایت بڑی تواضع اور ادب سے پیش آئے۔ ایکروز مسجد میں نماز عشا کے

سلہ آپ کی گھبراہٹ کی وجہ آپ کے چچا صاحب کی وجہ سے تھی۔ اکثر سالک پر ایسا ہوتا ہے۔ کہ کسی اجنبیہ واقعہ سے پیشتر طبیعت میں ایک جوش آجاتا ہے۔ چونکہ طبیعت پُر از سکون ہوتی۔ لیکن کسی واقعہ ظہور طلب کی آمد ہوتی۔ تو طبیعت میں تموج پیدا ہو جاتا۔ اور بعض وقت سفر کی نیرنگی سے طبیعت میں بے رنگی پیدا ہوتی ہے۔ اور غالباً یہاں دو نو امر کی وجہ سے آپ کی حالت میں اتنا جوش آیا۔ کہ فرمایا۔ کہ ہم کیا ہیں۔ کیا بن کر آئے۔

ماشاء الله لا قوة الا بالله
گلدستۂ معرفت
در مطبع مجیدی کانپور طبع